بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ !

کتاب الطہارۃ کے مسائل دو پہلوؤں سے بہت اہم ہیں۔

① اسلام کا تصور طہارت بمقابلہ دیگر ادیان۔

② بعض مسائل طہارت اور فتنۂ انکار حدیث۔

ہم ان دونوں پہلوؤں پر بالترتیب تفصیلی گفتگو کریں گے۔

دین اسلام کا سب سے پہلا سبق طہارت ہی ہے۔محدثین عظام اور آئمہ کرام رحمہم اللہ نے ہمیشہ حدیث اور فقہ کی کتب کا آغاز طہارت کے مسائل سے ہی کیا ہے۔جب کوئی غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوتا ہے تو سب سے پہلے اسے غسل کر کے طہارت حاصل کرنا پڑتی ہے اور اس کے بعد کلمہ شہادت کا اقرار کر کے مسلمان کہلاتا ہے۔

اسلام کے سب سے اہم اور بنیادی رکن ،نماز کے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم کی طہارت،لباس کی طہارت اور جگہ کی طہارت بنیادی شرائط مقرر فرمائی ہیں،لیکن اس کے باوجود ہر نماز سے پہلے وضو کرنے کا حکم ، پہلے سے وضو ہو تو دوبارہ کرنے کی ترغیب ،ٹیک لگا کر نیند آجائے تو وضو کرنے کا حکم ، یہ سارے احکامات نہ صرف یہ کہ ہر مسلمان کو شعوری طور پر طہارت کے بارے میں حساس بنا کر پاک صاف اور ستھرا رہنے کی عادت ڈالتے ہیں بلکہ ہر مسلمان کے ذہن میں طہارت کا ایک ایسا تصور قائم کرتے ہیں کہ طہارت اور پاکیزگی کی حالت میں ہر مسلمان اپنے جسم اور روح کی کیفیت کو عام حالت سے ممتاز اور ارفع سمجھنے لگتا

ہے۔اگر کہیں پانی میسر نہ ہوتو تیمّم کا حکم دے کر نفسیاتی طور پر طہارت اور نظافت کے اسی احساس کو برقرار رکھا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دینے کے لئے ضروری ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہر نماز سے پہلے وضو کر کے مختلف اعضاء کو اچھی طرح دھونے اور صاف کرنے کی غرض وغایت بیان فرمائی کہ ''اس سے اللہ تعالیٰ تمہیں پاک اور صاف رکھنا چاہتا ہے جس کے لئے تمہیں اس کا شکر گزار ہونا چاہئے۔

﴿ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ ﴾(6:5)

''اللہ تعالیٰ (غسل ،وضو اور تیمّم کے احکام دے کر) تم پر زندگی تنگ نہیں کرنا چاہتا بلکہ وہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک وصاف کر دے اور اپنی نعمت تم پر مکمل کر دے تاکہ تم شکر گزار بنو۔'' (سورہ مائدہ، آیت نمبر 6)

حدیث شریف میں آتا ہے کہ مدینہ منورہ کے قریب ایک بستی قباء کے لوگ نماز کے لئے طہارت کا بہت زیادہ اہتمام کرتے تھے۔جس پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کی تعریف یوں فرمائی ہے۔

﴿ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ○ ﴾(108:9)

''(مسجد قباء) میں ایسے لوگ (نماز پڑھتے) ہیں جو طہارت کو بہت پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ طہارت کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔'' (سورہ توبہ، آیت نمبر 108)

رسول اللہ ﷺ پر جب دوسری وحی نازل ہوئی، تو آپ ﷺ کو نبوت کی بھاری ذمہ داریاں پوری کرنے کے لئے جو ہدایات دی گئیں ان میں سے ایک یہ تھی۔

﴿ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ○ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ○ ﴾(74:4-5)

''اے نبی! اپنے کپڑے صاف رکھیے اور گندگی سے دور رہیے۔'' (سورۃ المدثر، آیت نمبر 4-5)

گویا دین اسلام کی تمام تر عبادات کا انحصار طہارت اور پاکیزگی پر ہے۔روح کا تزکیہ اور لباس و جسم کی طہارت لازم وملزوم ہیں۔چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف خود امت کے سامنے طہارت اور پاکیزگی کا اعلیٰ نمونہ قائم کر کے دکھایا بلکہ امت کو بھی پاک وصاف رہنے کے لئے نہایت اعلیٰ معیار دیا۔ایک

صحابی بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ حاضر خدمت ہوا تو مزاج مبارک نے تکدر محسوس کیا۔اسے بال سنوارنے کا حکم دیا۔جب دوبارہ حاضر ہوا،تو ارشاد فرمایا ''پراگندہ بال شیطانی فعل ہے۔'' ایک اور صحابی میلے کچیلے اور بوسیدہ کپڑوں کے ساتھ حاضر ہوا تو پوچھا ''تمہارے پاس مال نہیں ہے۔'' اس نے عرض کیا ''بہت کچھ ہے اونٹ،گھوڑے،بکریاں غلام سب کچھ ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تو پھر تمہارے رہن سہن سے اللہ تعالیٰ کے انعامات کا اظہار ہونا چاہئے۔خود رسول اللہ ﷺ طہارت،صفائی اور نفاست کا اس قدر اہتمام فرماتے کہ سفر میں بھی تیل،کنگھی،سرمہ،قینچی،مسواک اور آئینہ وغیرہ ساتھ رکھتے۔منہ اور دانتوں کی صفائی کے لئے پیلو کی مسواک کا استعمال بڑی کثرت سے فرماتے۔ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنا معمول مبارک میں شامل تھا۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سو کر اٹھتے تو پہلا کام مسواک کرنا ہوتا جب بھی باہر سے گھر تشریف لاتے تو پہلے مسواک فرماتے،حتی کہ حیات طیبہ کا آخری عمل بھی مسواک کرنا تھا۔ ❶

یہ ایک مختصر سا جائزہ ہے۔اس تعلیم کا جو دین اسلام نے طہارت کے بارے میں مسلمانوں کو دی ہے۔اب طہارت کے پہلو سے ایک نظر اقوام مغرب (یہود و نصاریٰ) کے ماضی پر ڈالئے۔جن کی تہذیب کا شہرہ آج آسمان کی بلندیوں کو چھو رہا ہے۔جن کے معاشرے کی ظاہری چمک دمک دیکھ کر ہمارے ہاں کے اکثر خواتین و حضرات ان کی طرف بڑی للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہیں۔

ڈاکٹر ڈریپر (1882ء) کی ایک کتاب کا اردو ترجمہ مولانا ظفر علی خان مرحوم نے ''معرکہ مذہب وسائنس'' کے نام سے کیا ہے۔ان کے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

① قرونِ وسطیٰ میں یورپ کا بیشتر حصہ لق ودق بیابان یا بے راہ جنگل تھا،بے جا دلدلیں اور غلیظ جوہڑ

❶ پیلو کی مسواک پر سعودی عرب کے ایک ڈاکٹر عبداللہ مسعود السعید نے تحقیق کی ہے جس کے مطابق پیلو کی تازہ مسواک میں انیس قسم کے مختلف کیمیائی اجزاء موجود ہوتے ہیں جن میں سے بعض ایسے قدرتی دافع عفونت۔اینٹی سیپٹک ہیں جن کا اثر پنسلین سے ملتا جلتا ہے۔مسواک کرتے وقت یہ اجزاء منہ کے اندر ایک ایسا قدرتی دافع عفونت اور جراثیم کش محلول تیار کرتے ہیں جن میں موجود سنگرین، سوڈیم کاربونیٹ اور ٹینک ایسڈ دانتوں میں پیدا ہونے والے نقصان دہ جراثیم (بیکٹیریا) کو ہلاک کرکے مسوڑھوں سے خون یا پیپ وغیرہ کا بہنا بند کرتے ہیں اور مسوڑھوں کے ریشوں کو سکیڑ کر مضبوط بناتے ہیں۔گویا پیلو کی مسواک قدرتی ٹوتھ برش اور ٹوتھ پیسٹ کا بیک وقت کام دے کر دانتوں اور مسوڑھوں کی صحت اور توانائی کا باعث بنتی ہے۔(اردو ڈائجسٹ،جون 1987ء)

تھے۔صفائی کا کوئی انتظام نہ تھا۔نہ گندے پانی کو نکالنے کے لئے نالیوں اور بدرووں کا رواج تھا۔ عوام ایک ہی لباس سالہا سال پہنتے ، جسے دھوتے نہیں تھے۔نتیجتاً وہ بوسیدہ ، میلا اور بدبودار ہو جاتا ، نہانا اتنا بڑا گناہ تھا کہ جب پاپائے روم نے سسلی اور جرمنی کے بادشاہ فریڈرک ثانی (1250ء) پر کفر کا فتویٰ لگایا، تو سرفہرست یہ الزام درج تھا کہ وہ ہر روز مسلمانوں کی طرح غسل کرتا ہے۔ ❶

② پاپائے روم کے ہاں ہر وہ عیسائی کافر تھا، جو مسلمانوں کی تہذیب یا ان کی کسی اور بات کو اچھا سمجھتا ہو یا ہر روز نہاتا ہو ایسے کافروں کو سزا دینے کے لئے پاپائے روم نے 1476ء میں ایک مذہبی عدالت قائم کی جس نے پہلے سال دو ہزار افراد کو زندہ جلایا اور ستر ہزار کو جرمانہ وقید کی سزا دی۔ ❷

③ غلیظ اور میلے جسم کی وجہ سے جوؤں کی یہ کثرت تھی کہ جب برطانیہ کا لاٹ پادری باہر نکلتا، تو اس کی قبا پر سینکڑوں جوئیں چلتی پھرتی نظر آتیں۔ ❸

④ جب سپین میں اسلامی سلطنت کو زوال آیا، تو فلپ روم (1597ء) نے تمام حمام حکماً بند کر دیئے کیوں کہ ان سے اسلام کی یاد تازہ ہوتی تھی۔اسی بادشاہ نے اشبیلیہ کے گورنر کو محض اس لئے معزول کر دیا کہ وہ روزانہ ہاتھ منہ دھوتا ہے۔ ❹

اگر حال کی تصویر کھینچنی ہو تو ان حضرات سے دریافت کیجئے جو کچھ عرصہ یورپ یا امریکہ میں رہ چکے ہوں یا تا حال رہ رہے ہوں کہ ان اقوام کا رفع حاجت یا میاں بیوی کے باہمی تعلقات کے بارے میں تصور طہارت کیا ہے۔واقعہ یہ ہے کہ طہارت کے سارے معاملات میں ناپاکی، غلاظت، بے حیائی اور ناشائستگی کا یہ عالم ہے کہ زبان بیان نہیں کر سکتی نہ قلم لکھ سکتا ہے جسے سنتے ہی انسان کو پورے کے پورے معاشرے اور سوسائٹی سے گھن آنے لگتی ہے۔آج پورے یورپ اور امریکہ کو خوف و دہشت کے جس دیو نے اپنے آہنی پنجے میں جکڑا ہوا ہے، وہ ہے (Aids) کی بیماری، جو درحقیقت نتیجہ ہے جانوروں کی طرح غلیظ ، ناپاک اور گندی زندگی بسر کرنے کا۔اپنے آغاز اور انجام سے بے خبر لذات نفس کی پیروی کرنے والے

---

❶ یورپ پر اسلام کے احسان از ڈاکٹر غلام برق، صفحہ 76
❷ یورپ پر اسلام کے احسان از ڈاکٹر غلام برق، صفحہ 90
❸ یورپ پر اسلام کے احسان از ڈاکٹر غلام برق، صفحہ 77
❹ یورپ پر اسلام کے احسان از ڈاکٹر غلام برق، صفحہ 77

لوگوں کے بارے میں قرآن مجید کا یہ تبصرہ کیا ہی خوب ہے۔

﴿ اِنۡ هُمۡ اِلَّا كَالۡاَنۡعَامِ بَلۡ هُمۡ اَضَلُّ سَبِيۡلًا ۝﴾(44:25)

''ان لوگوں کی زندگی جانوروں کی طرح، بلکہ ان سے بھی بدتر ہے۔''(سورہ فرقان، آیت نمبر44)

حکیم الامت علامہ اقبال رحمہ اللہ نے جو بات مغربی جمہوریت کے بارے میں کہی تھی لفظی تصرف کے ساتھ وہی بات مغربی تصور طہارت پر بھی حرف بحرف صادق آتی ہے۔

تو نے کیا دیکھا نہیں مغرب کا تہذیبی نظام
چہرہ روشن اندروں چنگیز سے تاریک تر

چلتے چلتے ایک نظر اپنے ہمسایہ ملک پر بھی ڈالئے۔ جہاں کی اکثریت ہندو مذہب کی پیروکار ہے۔ چند سال قبل ہندوستان کے سابق وزیر اعظم مرار جی ڈیسائی (1975ء) کا یہ بیان ملک کے بڑے بڑے اخبارات میں شائع ہوا تھا کہ میں روزانہ صبح اپنا پیشاب پیتا ہوں۔ ہندو تہذیب میں گائے کا گوبر اور پیشاب دونوں ہی تبرک کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ ہمارے ایک ہندی مسلمان دوست نے بتایا کہ وہ ایک ایسے ہندو حلوائی کو جانتا ہے جو روزانہ دکان کھولنے کے بعد حصول برکت کے لئے مٹھائیوں پر گائے کا پیشاب چھڑکتا ہے۔ شاید آپ کو اس بات پر تعجب ہو کہ ہندو تہذیب کی تمام کتابوں میں کہیں بھی طہارت یا پاکیزگی کے مسائل تک کا ذکر نہیں کیا گیا۔ گویا ہر آدمی اپنے مزاج اور ذوق کے مطابق چاہے تو انسانوں جیسی زندگی بسر کرے چاہے تو حیوانوں کی سی، اسی طرح سکھ مذہب میں پاکیزگی اور طہارت کے تصور کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جو بھی سکھ اپنے سر، بغل یا زیر ناف بال صاف کروادے یا ختنہ کروالے وہ سکھ مذہب سے ہی خارج ہو جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ طہارت اور پاکیزگی کی جو تعلیم اسلام نے دی ہے وہ ایک عظیم نعمت ہے، کاش کوئی مرد جلیل اپنے مستقبل سے مایوس، مغرب کی بے خدا مادی تہذیب کو اسلام کے ان اعلیٰ وارفع وابدی احکامات سے روشناس کرانے کا حق ادا کر سکے۔